www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

(۳)

راہِ نجات (سورۂ والعصر کی روشنی میں)	جناب ڈاکٹر اسرار احمد
صفحات	۳۶
قیمت	درج نہیں
شائع کردہ	ایچی سن کالج۔ لاہور

سورۂ والعصر قرآن مجید کی مختصر ترین سورتوں میں سے ایک ہے، مگر دریا در کوزہ کے مصداق ـــــ ڈاکٹر موصوف نے اسی سورہ کے "علمی اور روحانی حقائق" کو ایک چھوٹے سے رسالہ میں مرتب کیا ہے۔

پہلے مختصر سی تمہید بیان فرمائی ہے، پھر سورہ کا اجمالی مفہوم ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد سورہ کے ایک ایک لفظ کی تفسیر اور توضیح کی ہے۔ جو خاصی دلنشین ہے۔ مثلاً والعصر کے کیا معنی ہیں، خسران کسے کہتے ہیں، ایمان کا مفہوم کیا ہے۔ عمل صالح کی حقیقت کیا ہے، ایمان اور عمل صالح کا باہمی تعلق کیا ہے۔ تواصی، حق، صبر اور ان کے مابین باہمی ربط کیا ہے، ایک ایک کو کھول کر بیان کیا ہے جو نہایت ہی بصیرت افروز ہے۔

موصوف فرماتے ہیں کہ: اس سورت میں نجات کی کم از کم شرائط بیان ہو رہی ہیں اور اس کے ناگزیر لوازم کا ذکر ہے نہ کہ کامیابی کی بلند ترین منازل یا فوز و فلاح کے اعلیٰ مراتب کا۔ (ص۱۱)

موصوف کا یہ نقطہ ہم سمجھنے سے قاصر ہیں، ہمارے نزدیک یہ چاروں شرائط ہر قسم کی نجات کی ضامن ہیں۔ شاید موصوف کو مغالطہ "الا" کے استثناء سے لگا ہے۔ اگر آپ مزید غور فرمائیں گے تو یہ اغلاق خود بخود دور ہو جائے گا۔

آگے چل کر اپنے ایمان اور عمل پر روشنی ڈالی ہے، جس سے یہ واہمہ محسوس ہوتا ہے کہ عمل کے بغیر ایمان نہیں رہتا، لیکن اس حد تک تو ہم ان سے اتفاق کر سکتے ہیں کہ ایمان کی کمی بیشی میں عمل کو بڑا دخل ہے، لیکن عمل سے ایمان نذر ہے یا ایمان اور کفر کے مابین کوئی تیسری بات ہو جائے، اہل السنۃ و الجماعۃ کا یہ مسلک نہیں ہے بلکہ معتزلہ اور خوارج کا نظریہ ہے۔ اس اندیشے کو ہم نے "واہمہ" سے تعبیر کیا ہے کیونکہ مضمون کی عبارت کچھ زیادہ صاف نہیں ہے، ورنہ جہاں تک صحیح نظریہ ہے اس سلسلے میں ہمیں موصوف سے حسنِ ظن ہے۔ رسالے میں جہاں کہیں حدیث نقل فرمائی ہے، اس کا حوالہ نہیں دیا۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ